Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 02, April - June 2026, **PP**: 308-317
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

درایتِ حدیث: مفہوم، ارتقاء اور اصولِ حدیث میں اس کی اہمیت کا تجزیاتی مطالعہ

Dirāyah al-Ḥadīth: An Analytical Study of Its Concept, Development, and Significance in the Principles of Ḥadīth

1. Muhammad Abbu Sufian abusufyanprwana@gmail.com	*Lecturer, The Tips College of Science, Faisalabad.*
2. Dr. Hafiz Masood Qasim hafizqasim@uaf.edu.pk	*Incharge, Department of Islamic Studies, University of Agriculture, Faisalabad.*
3. Ziaulrahman zia19997@gmail.com	*M. Phil Graduate, Riphah International University, Faisalabad Campus.*

How to Cite:	Muhammad Abbu Sufian, Dr. Hafiz Masood Qasim and Ziaulrahman. 2026: "Dirāyah al-Ḥadīth: An Analytical Study of Its Concept, Development, and Significance in the Principles of Ḥadīth". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (02): 308-317.
Article History:	**Received**: 29-04-2026 · **Accepted**: 18-06-2026 · **Published**: 30-06-2026

Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

درایتِ حدیث: مفہوم، ارتقاء اور اصولِ حدیث میں اس کی اہمیت کا تجزیاتی مطالعہ

Dirāyah al-Ḥadīth: An Analytical Study of Its Concept, Development, and Significance in the Principles of Ḥadīth

1. **Muhammad Abbu Sufian**
   Lecturer, The Tips College of Science, Faisalabad.
   abusufyanprwana@gmail.com

2. **Dr. Hafiz Masood Qasim**
   Incharge, Department of Islamic Studies, University of Agriculture, Faisalabad.
   hafizqasim@uaf.edu.pk

3. **Ziaulrahman**
   M Phil Graduate, Riphah International University, Faisalabad Campus.
   zia19997@gmail.com

Abstract

This study examines the concept, historical development, and significance of Dirāyah al-Ḥadīth within the broader discipline of Ḥadīth studies. It explores the linguistic and technical meanings of Dirāyah and traces its evolution as a critical methodology in the scholarly tradition of Ḥadīth. The study particularly analyzes the distinction and interrelationship between ʿIlm al-Riwāyah and ʿIlm al-Dirāyah, highlighting their complementary roles in the understanding, verification, and preservation of Prophetic traditions. It further investigates the application of Dirāyah in the critical evaluation of both Sanad and Matn, with particular emphasis on the principles employed by Ḥadīth scholars to assess the authenticity, reliability, and acceptability of narrations. The study also explores the contribution of Dirāyah to distinguishing authentic reports from weak, anomalous, and rejected narrations. Adopting a qualitative and analytical approach, the research draws upon classical and contemporary Ḥadīth literature to demonstrate the methodological foundations and scholarly significance of Dirāyah al-Ḥadīth. The study concludes that Dirāyah al-Ḥadīth constitutes an essential critical framework within Ḥadīth sciences, providing systematic principles for the analysis, evaluation, authentication, and preservation of Prophetic traditions.

Keywords: *Dirāyah al-Ḥadīth, Ḥadīth Sciences, Prophetic Traditions, Principles, Methodology.*

تعارف

حدیثِ نبوی ﷺ اسلامی شریعت کا بنیادی ماخذ اور قرآنِ مجید کے بعد دینِ اسلام کا اہم ترین سرچشمہ ہے۔ احادیثِ نبویہ ﷺ کی حفاظت اور ان کی صحت و ثقاہت کے تعین کے لیے محدثین نے مختلف علوم و فنون کو مدوّن کیا۔ ان علوم میں علمِ روایت اور علمِ درایت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، جن کے ذریعے حدیث کے نقل اور تحقیق دونوں پہلوؤں کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ علمِ روایت کا تعلق احادیث کو نقل کرنے، محفوظ رکھنے اور ضبط کرنے سے ہے، جبکہ درایتِ حدیث حدیث کے فہم، تحقیق اور تجزیے سے متعلق ہے۔ درایتِ حدیث میں سند و متن، رواۃ کے احوال اور روایت کے قبول و رد کے اصولوں کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔ اسی علم کی مدد

سے صحیح، حسن، ضعیف اور دیگر روایات کے درمیان امتیاز کرنے کی علمی بنیاد فراہم ہوتی ہے۔ محدثین نے مختلف ادوار میں درایتِ حدیث کی تعریف، موضوع اور دائرہ کار کو واضح کیا، جس سے اس علم کی اہمیت مزید نمایاں ہوئی۔ اس مقالے میں درایتِ حدیث کے مفہوم، ارتقاء اور اصولِ حدیث میں اس کی اہمیت کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

درایت کا مفہوم

"درایت" دراصل فعل "دری" (ض) سے اسم مصدر ہے۔ ابن منظور لکھتے ہیں:

دَرَى الشَّيْءَ دَرْياً وَدِرْيَةً وَ دِرْيَاناً و دِرَايَةً : عَلِمَهُ.[1]

(کسی چیز کو جاننا) فعل 'دریٰ' کا سب سے زیادہ مستعمل مصدر درایت ہے۔

"الدرایۃ" سے مراد معرفت ہے جو کسی حیلہ یا تدبر سے حاصل کی جائے۔ چنانچہ امام راغبؒ فرماتے ہیں:

الِدّرَایَة : المعرفة المدركة بضرب من الحیل [2]

درایت اس معرفت کا نام ہے جو کسی قسم کے حیلہ سے حاصل کی جائے۔

عبد الرؤف المناویؒ سے بھی یہی الفاظ منقول ہیں۔[3] شیخ موصوف سے درایت کا معنی درج ذیل الفاظ میں بھی منقول ہے:

الدِّرَایَة : العلم بالشيء قَبْلَ مع التكلف و حيلة[4]

درایت سے مراد کسی چیز کا علم حاصل کرنا بلکہ تکلف اور حیلے سے۔

اردو میں درایت سے عموماً عقل، دانش اور دانائی مراد لی جاتی ہے۔[5] گویا لغوی معنی کے اعتبار سے مراد کوشش اور جستجو سے حاصل کردہ علم ہے۔ نیز لفظ درایت فہم اور دانشمندی کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

علومِ اسلامیہ اور درایت

علوم اسلامیہ میں درایت کا لفظ متعدد معانی میں مستعمل ہے۔ علوم فقہ میں درایت سے علم فقہ اور اصول فقہ مراد لیے جاتے ہیں۔ قاضی محمد اعلیٰ تھانوی لکھتے ہیں:

علم الدراية : علم الفقه و اصول الفقه[6]

علم الدرایۃ یعنی فقہ اور اس کے اصول کا علم۔

فارسی میں علم فقہ کو علم دانشمندی کہا جاتا ہے اور فقیہ کو دانشمند کہتے ہیں۔[7] علوم القرآن میں درایت بمعنی تاویل ہے۔ چنانچہ محمد عبد العظیم الزرقانی کے مطابق "تفسیر (قرآن مجید کے) لفظ کو روایت (حدیث) کی بنا پر بیان کرنے کا نام ہے اور تاویل درایتی (فقہی، عقلی) بنیاد بیان کرنے کا نام ہے۔"[8] فقہ الحدیث کے حوالے سے درایت سے مراد فہم حدیث اور استنباط مسائل بھی لیے جاتے ہیں، اس اعتبار سے درایت فقہ الحدیث کا دوسرا نام ہے۔ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

هو علم باحث عن المعنى المفهوم من الفاظ الحديث و عن المراد منها مبنيا على قواعد العربية وضوابط الشريعة و مطابقا لاحوال النبى ﷺ[9]

درایت حدیث وہ علم ہے جس سے الفاظ حدیث سے سمجھے گئے معنیٰ و مراد سے بحث ہوتی ہے، جبکہ وہ عربی قواعد اور شرعی ضوابط پر مبنی اور رسول اللہ ﷺ کے احوال کے مطابق ہوں۔

حاجی خلیفہ[10] اور طاش کبری زادہ[11] سے بھی درایت کی یہ تعریف منقول ہے۔[12] نواب صدیق حسن خان[13] درایت حدیث کو تفسیر قرآن کی مثل قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

فهم المنقول ان كان من كلام الله تعالى فعلم تفسير القرآن او من كلام الرسول فعلم دراية الحديث [14]

اگر منقول کلام اللہ ہو تو اس کا فہم تفسیر القرآن کہلاتا ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کا کلام ہو تو اس کے فہم کو درایت الحدیث کہتے ہیں۔

چنانچہ روایت حدیث کے لیے فہم و فراست کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ابو عاصم النبیل فرماتے ہیں:

الرياسة فى الحديث بلا دراية رياسة نذلة. [15]

حدیث میں مہارت بغیر فہم کے ناکارہ ہے۔

گویا لفظ درایت اپنے لغوی معنیٰ کی بنا پر فہم حدیث کے لیے بھی مستعمل ہوتا ہے۔ تلازم علم و عمل اور درایت: فہم دین اور اس پر عمل کے اعتبار سے حافظ ابن قیم نے علماء کے تین درجات بیان فرمائے ہیں: اول روایت کہ اس سے مراد حدیث اور اس کا معنی سمجھنا ہے۔ دوم درایت اور سوم رعایت، یہ عمل بطور مقتضائے علم ہے۔ پس ناقلین کی کاوش روایت اور علماء کی درایت اور عارفین کا مقصود رعایت۔[16] امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس مفہوم کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

من عمل بعلم الرواية ورث علم الدراية ، ومن عمل بعلم الدراية ورث علم الرعاية ومن عمل بعلم الرعاية هدى الى سبيل الحق . [17]

جس نے علم روایت پر عمل کیا وہ علم درایت کا وارث بنا، جس نے علم درایت پر عمل کیا وہ علم رعایت کا وارث بنا اور جس نے علم رعایت پر عمل کیا اُس کو سبیلِ حق کی طرف رہنمائی کی گئی۔

علوم الحدیث میں علم الروایۃ اور علم الدرایۃ کا معنی

محدثین نے علوم الحدیث کی دو بنیادی اقسام بیان کی ہیں۔ (۱) علم الروایۃ (۲) علم الدرایۃ۔ امام سیوطی رحمہ اللہ نے ان علوم کی وضاحت و تعریف ابن الاکفانی رحمہ اللہ کے الفاظ میں بیان کی ہے:

علم الحديث الخاص بالرواية : علم يشتمل على اقوال النبي ﷺ و افعاله وروايتها و ضبطها و تحرير الفاظها [18]

علمِ حدیث بالخصوص روایت کے حوالے سے: یہ علم نبی ﷺ کے اقوال، افعال اور ان کی روایت، ضبط اور احادیث کے الفاظ تحریر کرنے پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر نور الدین عتر نے "علم الروایۃ" کی اس تعریف کو غیر جامع قرار دیتے ہوئے یہ تعریف بیان کی ہے:

هو علم يشتمل على اقوال النبي ﷺ و افعاله و تقريراته و صفاته و روايتها و ضبطها و تحرير الفاظها. [19]

یہ علم نبی ﷺ کے اقوال، افعال، تقاریر، صفات، ان کی روایت، ضبط اور الفاظ کے تحریر کرنے کو شامل ہے۔

علم روایت کی ایک مختصر سی تعریف امام ابو یحییٰ زکریا نے ان الفاظ میں کی ہے:

علم الحديث رواية : يحد بانه علم يشتمل على نقل ذلك الحديث [20]

علمِ حدیث میں روایت سے مراد احادیث کی نقل کا علم ہے۔

امام موصوف مزید لکھتے ہیں کہ اس علم کا موضوع نبی ﷺ کی ذات گرامی ہے کہ اس اعتبار سے کہ وہ نبی ہیں اور غرض و غایت دارین کی سعادت کی کامیابی ہے۔[21] یعنی علمِ روایت سے مراد احادیث کے نقل و ضبط کا اہتمام ہے۔

علوم الحدیث میں علم الدرایۃ کا مفہوم

علم الدرایۃ سے علوم الحدیث میں تحقیقِ حدیث کے قواعد وضوابط مراد لیے جاتے ہیں، یعنی محدثین کی اصطلاح میں درایت سے اصولِ حدیث مراد لیے جاتے ہیں۔ امام سیوطی، شیخ ابن الاکفانی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

عِلْمُ الْحَدِيثِ الْخَاصّ بِالدِّرَايَةِ: عِلْمٌ يُعْرَفُ مِنْهُ حَقِيقَةُ الرِّوَايَةِ، وَ شُرُوطُهَا وَ أَنْوَاعُهَا، وَ أَحْكَامُهَا، وَ حَالُ الرُّوَاةِ وَ شُرُوطِهِمْ، وَ أَصْنَافُ الْمَرْوِيَّاتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا.[22]

درایت کے حوالے سے علم الحدیث: یہ وہ علم ہے جس سے حقیقتِ روایت، اس کی شرائط، انواع، احکام، احوالِ رواۃ اور ان کی شرائط، روایات کی اصناف اور ان کے متعلقات کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

درایت کی یہی تعریف عبد الرحمن مبارکپوری اور ظفر احمد عثمانی سے منقول ہے۔[23] امام سیوطیؒ اس تعریف کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَحَقِيقَةُ الرِّوَايَةِ : نَقْلُ السُّنَّةِ وَ نَحْوِهَا وَ اسْتِنَادُ ذٰلِكَ إِلٰى مَنْ عُزِيَ إِلَيْهِ بِتَحْدِيثٍ أَوْ إِخْبَارٍ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ، وَ شُرُوطُهَا : تَحَمُّلُ رَاوِيْهَا لِمَا يَرْوِيْهِ بِنَوْعٍ مِّنْ أَنْوَاعِ التَّحَمُّلِ ، مِنْ سَمَاعٍ أَوْ عَرْضٍ أَوْ إِجَازَةٍ وَ نَحْوِهَا۔ [24]

حقیقتِ روایت: اس سے مراد سنت کا نقل کرنا وغیرہ اور اس کے راوی کی طرف تحدیث یا اخبار کی نسبت وغیرہ۔ اس (روایت) کی شرائط سے مراد تحملِ حدیث کی انواع کے حوالے سے سماع، عرض، اجازت وغیرہ۔

انواعِ روایت کا معنی

اتصال وانقطاع وغیرہ احکامِ روایت کہ وہ مقبول ہے یا مردود ہے، رواۃ کا احوال جرح و تعدیل کے اعتبار سے اور ان کی شرائط تحمل و اداء کے حوالے سے، اصنافِ مرویات جیسے المسانید، المعاجم اور الاجزاء (کتبِ حدیث ہیں)، اور اس کے متعلقات سے مراد فنِ حدیث کی اصطلاحات ہیں۔ شیخ عزالدین ابن جماعہ نے درایتِ حدیث کی مختصر تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

عِلْمٌ بِقَوَانِينَ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ السَّنَدِ وَالْمَتْنِ.[25]

یہ ایسے قوانین کا علم ہے جن سے سند اور متن کے احوال معلوم کیے جاتے ہیں۔

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے بھی مختصر مگر جامع تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

اولى التعاريف له ان يقال "معرفة القواعد المعرفة بحال الراوى و المروى[26]

اس علم کی بہتر تعریف یہی ہے کہ کہا جائے، یہ علم ایسے قواعد کی معرفت پر مشتمل ہے جن سے احوالِ راوی و مروی کی خبر معلوم ہوتی ہے۔

امام ابو یحییٰ زکریا نے بھی ابن جماعہ سے ملتی جلتی درایت کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے۔ ان کے مطابق یہ وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی کی قبولیت یا تردید کا حال معلوم ہوتا ہے۔[27] ڈاکٹر صبحی صالح نے درایت کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

علم الحديث دراية : مجموعة من المباحث و المسائل يعرف بها حال الراوى و المروى من حيث القبول والرد [28]

درایت حدیث ان مسائل ومباحث کا نام ہے جن سے راوی اور روایت کے مقبول و مردود ہونے کی معرفت ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا تعریفات کا مطلب اور مفہوم مشترک ہے اور وہ یہ ہے درایت حدیث سے مراد حدیث کی تحقیق و تنقید ہے۔ تحقیق حدیث کے لیے راوی و مروی دونوں کے احوال کا جائزہ پیش نظر ہوتا ہے، گویا سند و متن کا ہمہ گیر تحقیقی مطالعہ کیا جاتا ہے تا کہ صحتِ حدیث کی خبر ہو سکے اور کلام رسول ﷺ تک شکوک اور شبہات کے بغیر رسائی ممکن ہو سکے۔

درایت کا موضوع

درایت کا موضوع سند و متن کی تحقیق ہے۔ امام سیوطی فرماتے ہیں:

و موضوعه السند و المتن [29]

درایت کا موضوع سند اور متن ہے۔

محمد عجاج الخطیب نے صراحتاً لکھا ہے:

فموضوع علم الحديث دراية السند و المتن، السند من جهة احوال افراد ه و اتصاله أو انقطاعه، وعلوهٔ أو نزوله ، وغير ذلک ـ والمتن من جهة صحته أو ضعفه و ما يلحق بذلک[30]

درایت کے علم کا موضوع سند اور متن ہے، سند کا مطالعہ افراد کے احوال، اتصال و انقطاع، عالی اور نازل وغیرہ ہونے کے اعتبار سے کیا جاتا ہے اور متن کا مطالعہ، اس کی صحت، ضعف اور اس کے متعلقات کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نور الدین عتر نے مفہومِ بالا کو ان الفاظ میں ادا کیا ہے:

وموضوع هذا العلم الذى يبحثه هو السند والمتن من حيث التوصل الى معرفة المقبول والمردود. [31]

اس علم (درایت) کا موضوع سند و متن اس اعتبار سے ہے کہ مقبول و مردود کی معرفت ہو سکے۔

علم درایت کا فائدہ

امام سیوطیؒ درایت کی افادیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس علم کی غایت صحیح اور غیر صحیح کی پہچان ہے۔[32] عجاج الخطیب نے مذکورہ مفہوم کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

وفائدة علم الحديث دراية معرفة المقبول من المردود.[33]

درایت حدیث کے علم سے مقبول و مردود کی معرفت ہوتی ہے۔

نور الدین عتر کے بقول اس علم کی غایت صحیح و حسن کی سقیم و دخیل سے پہچان ہے۔[34]

درایۃ الحدیث اور اصول الحدیث کا ترادف

محدثین درایۃ الحدیث سے مراد اصول حدیث لیتے ہیں۔ اصول حدیث کے علم کو علم درایۃ الحدیث بھی کہا جاتا ہے جبکہ پہلی اصطلاح زیادہ معروف ہے۔[35] محمد عجاج الخطیب اس حوالے سے بیان کرتے ہیں:

وقد اطلق علماء الحديث على علم الحديث دراية اسم (علوم الحديث) واسم (مصطلح الحديث) واسم (اصول الحديث) وكلها اسماء لمسمى واحد، وهو مجموعة القواعد والمسائل التى يعرف بها حال الراوى والمروى من حيث القبول والرد وتناولوا تحت تلك الاسماء اقسام الحديث الصحيح والحسن والضعيف وطرق التحمل والاداء والجرح والتعديل وغير ذلك. [36]

درایت الحدیث کے لیے علماء نے علوم الحدیث، مصطلح الحدیث اور اصول حدیث کی اصطلاحات بھی استعمال کی ہیں۔ یہ تمام ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔ ان سے مراد ایسے قواعد اور مسائل کا مجموعہ ہے جن سے راوی اور

مروی کی قبولیت یا رد کے اعتبار سے جائزہ لیا جاتا ہے۔ ان علوم میں اقسام الحدیث، صحیح، حسن، ضعیف اور تحمل واداء کے طرق اور جرح وتعدیل وغیرہ شامل ہیں۔

ڈاکٹر نور الدین عتر لکھتے ہیں:

ويطلق عليه"مصطلح الحديث"أو"علوم الحديث"أو"أصول الحديث"ويطلق عليه ايضا علم الحديث.[37]

علم درایۃ الحدیث کو مصطلح الحدیث، علوم الحدیث، اصول حدیث اور علم الحدیث بھی کہا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صبحی صالح کے بقول درایت حدیث کے علم کو علم اصول الحدیث بھی کہتے ہیں۔[38] درایت کے اصطلاحی مفہوم کی تاریخ کے حوالے سے شیخ عبد الوہاب عبد اللطیف کا کہنا ہے کہ متقدمین کے ہاں علم حدیث سے مراد وہ علم ہے جس کی مدد سے احادیث کی رسول ﷺ سے نسبت کی کیفیت معلوم کی جاتی ہے۔ اس میں رواۃ کی معرفت، ان کا ضبط، عدالت، اور اسناد کی کیفیت اتصال وانقطاع وغیرہ سے بحث ہوتی ہے۔ یہ وہ فن ہے جس کو متاخرین نے علم درایۃ الحدیث کا نام دیا۔ اس علم کی بنا پر راوی و مروی کو قبولیت یارد کے پس منظر میں دیکھا جاتا ہے۔[39] اس اصطلاح کا اطلاق خطیب بغدادی اور ابن الاکفانی کے بعد ہوا۔

درایتِ حدیث کا تاریخی ارتقاء

درایتِ حدیث کا علمی منہج عہدِ نبوی ﷺ ہی سے عملی طور پر موجود تھا، کیونکہ صحابۂ کرامؓ احادیث کو قبول کرنے کے ساتھ ان کے مفہوم، سیاق وسباق اور راوی کی صداقت وضبط کو بھی پیشِ نظر رکھتے تھے۔ عہدِ صحابہؓ کے بعد تابعین اور تبع تابعین کے دور میں روایت کی تحقیق اور نقد کا یہ منہج مزید مضبوط ہوا۔ رواۃ کے حالات، عدالت وضبط اور سند کے اتصال و انقطاع کی جانچ کے اصول رفتہ رفتہ منظم ہوتے گئے۔ بعد ازاں جرح وتعدیل، عللِ حدیث، نقدِ سند اور نقدِ متن جیسے مباحث مستقل علمی موضوعات کی صورت اختیار کر گئے۔ خطیب بغدادی اور ان سے پہلے محدثین نے علومِ حدیث کے مختلف مباحث کو باقاعدہ تصنیفات میں جمع کیا۔ ابن الصلاح نے اپنی معروف تصنیف معرفة أنواع علوم الحديث میں علومِ حدیث کے مختلف مباحث کو ایک جامع علمی ترتیب کے ساتھ پیش کیا اور پینسٹھ انواع کو ذکر کیا۔ بعد کے ادوار میں امام نووی، حافظ عراقی، حافظ ابن حجر اور امام سیوطی رحمہم اللہ نے اس علمی سرمایہ کی شرح، تلخیص اور مزید توضیح کی۔[40] اس تدریجی علمی کاوش کے نتیجے میں درایتِ حدیث ایک مستقل اور منظم فن کی حیثیت سے نمایاں ہوئی۔ یوں درایتِ حدیث کا ارتقاء محدثین کی مسلسل تحقیقی کاوشوں کا ثمر ہے، جس نے حدیث کی صحت، قبولیت اور فہم کے لیے مضبوط علمی اصول فراہم کیے۔

درایتِ حدیث کے بنیادی اصول

درایتِ حدیث کا بنیادی مقصد احادیثِ نبوی ﷺ کی صحت، قبولیت اور مفہوم کے تعین کے لیے مقرر کردہ اصول وضوابط کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ اس علم میں سب سے پہلے سند کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ وہ متصل ہے یا منقطع اور اس کے تمام رواۃ ثقہ، عادل اور ضابط ہیں یا نہیں۔ رواۃ کے حالات کی تحقیق کے لیے علمِ جرح وتعدیل بنیادی حیثیت رکھتا ہے، جس کے ذریعے راوی کی عدالت اور قوتِ حفظ کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح حدیث کے متن کا بھی تحقیقی مطالعہ کیا جاتا ہے تاکہ اس میں شذوذ، علت یا کسی قابلِ اعتراض امر کی موجودگی معلوم ہو سکے۔ محدثین نے صحیح، حسن اور ضعیف احادیث کی تعیین کے لیے باقاعدہ اصول مرتب کیے ہیں۔ امام ابن الصلاح نے علومِ حدیث کے مباحث کو منظم کرتے ہوئے صحیح حدیث کے لیے اتصالِ سند، عدالتِ رواۃ، ضبطِ رواۃ، عدمِ شذوذ اور عدمِ علت جیسے بنیادی اوصاف کو واضح کیا ہے۔ درایتِ حدیث میں مختلف روایات کے باہمی تقابل، راوی و مروی کے احوال اور

روایت کے تاریخی پس منظر کو بھی پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔[41] ان اصولوں کی روشنی میں محدثین روایت کو محض نقل کی بنیاد پر قبول نہیں کرتے بلکہ تحقیق و تنقید کے مختلف مراحل سے گزارتے ہیں۔ اس طرح درایتِ حدیث حدیث کی صحت کے تعین اور سنتِ نبوی ﷺ تک مستند علمی رسائی کے لیے ایک جامع اور منظم اصولی نظام فراہم کرتی ہے۔

درایتِ حدیث کی اہمیت اور افادیت

درایتِ حدیث علومِ حدیث کا نہایت اہم شعبہ ہے، کیونکہ اس کے ذریعے حدیثِ نبوی ﷺ کی صحت، قبولیت اور درست مفہوم کے تعین میں مدد ملتی ہے۔ محدثین نے اس علم کو محض روایات کی جانچ تک محدود نہیں رکھا بلکہ سند و متن، رواۃ کے احوال اور روایت کے مختلف قرائن کو بھی اس کے دائرہ کار میں شامل کیا۔ امام ابن جماعہؒ نے اس علم کی جامع وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: "عِلْمٌ بِقَوَانِينَ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ السَّنَدِ وَالْمَتْنِ" یعنی یہ ایسے قواعد کا علم ہے جن کے ذریعے سند اور متن کے احوال معلوم کیے جاتے ہیں۔ اس علم کی مدد سے صحیح، حسن، ضعیف اور مردود روایات میں امتیاز کیا جاتا ہے اور حدیث کی قبولیت یا عدمِ قبولیت کے اصول واضح ہوتے ہیں۔ امام سیوطیؒ کے مطابق علمِ درایت کی غایت "معرفة الصحيح من غيره" یعنی صحیح حدیث کو غیر صحیح سے ممتاز کرنا ہے۔ درایتِ حدیث کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے بظاہر متعارض روایات میں تطبیق، مشکل احادیث کے مفہوم کی وضاحت اور شرعی مسائل کے درست استنباط میں مدد حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح راویوں کی عدالت و ضبط، سند کے اتصال و انقطاع اور متن میں شذوذ و علت کی معرفت بھی اسی علم کے اصولوں کے ذریعے ممکن ہوتی ہے۔[42] موجودہ دور میں جب غیر مستند روایات اور من گھڑت احادیث مختلف ذرائع سے عام ہو رہی ہیں، درایتِ حدیث کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا یہ علم سنتِ نبوی ﷺ کے تحفظ، صحیح فہم اور مستند علمی تحقیق کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

درایتِ حدیث اور عصرِ حاضر میں اس کی ضرورت

موجودہ دور میں درایتِ حدیث کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے، کیونکہ ذرائعِ ابلاغ اور سوشل میڈیا کے ذریعے غیر مستند اور من گھڑت روایات تیزی سے پھیلتی ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں صرف حدیث کا متن نقل کر دینا کافی نہیں بلکہ اس کی سند، رواۃ اور متن کی علمی تحقیق بھی ضروری ہے۔ درایتِ حدیث محقق کو روایت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے اور اس کی صحت و ضعف کے تعین میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ جدید علمی تحقیقات میں بھی اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ حدیث کی جانچ میں سند اور متن دونوں کو پیشِ نظر رکھا جائے۔ اسی طرح درایت کے ذریعے بظاہر متعارض روایات میں تطبیق، مختلف طرق کا تقابل اور حدیث کے صحیح مفہوم کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ اس علم کی اہمیت صرف محدثین تک محدود نہیں بلکہ فقہاء اور اسلامی علوم کے محققین کے لیے بھی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔[43] اصولِ درایت کے ذریعے حدیث سے مسائل کے استنباط میں بھی مدد حاصل ہوتی ہے اور روایت کے ظاہری مفہوم کو شرعی اصولوں کے مطابق سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ چنانچہ عصرِ حاضر میں حدیث کے بارے میں پیدا ہونے والے شبہات اور اعتراضات کا علمی جواب دینے کے لیے درایتِ حدیث کے اصولوں سے واقفیت ناگزیر ہے۔ اس اعتبار سے درایتِ حدیث سنتِ نبوی ﷺ کے تحفظ، صحیح فہم اور غیر مستند روایات سے امتیاز کے لیے ایک مؤثر تحقیقی ذریعہ ہے۔

تجزیہ

اس مقالے کے تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ درایتِ حدیث محض حدیث کے الفاظ اور سند کے ظاہری مطالعے کا نام نہیں

بلکہ روایت کے تمام متعلقہ پہلوؤں کی جامع تحقیق کا ایک منظم علمی طریقہ ہے۔ درایت کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کے باہمی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس علم کی بنیاد فہم، تدبر، تحقیق اور تنقید پر قائم ہے۔ علمِ روایت جہاں حدیث کی نقل، ضبط اور حفاظت سے تعلق رکھتا ہے، وہاں علمِ درایت روایت کی صحت، قبولیت اور مفہوم کے تعین میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ محدثین نے سند کے ساتھ متن کو بھی تحقیق کا موضوع قرار دے کر حدیثی نقد کو ہمہ گیر بنا دیا۔ حافظ ابن حجر کے قول کہ "درایت ایسے قواعد کی معرفت ہے جن سے راوی اور مروی کے احوال معلوم ہوتے ہیں" سے واضح ہوتا ہے کہ درایت کا دائرہ کار صرف رواۃ کی تحقیق تک محدود نہیں بلکہ متن کے نقد اور روایت کے مجموعی جائزے کو بھی شامل ہے۔ تاریخی ارتقاء کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منہج عہدِ صحابہؓ سے عملی طور پر موجود تھا اور بعد کے محدثین نے اسے باقاعدہ علمی اصولوں کی صورت میں مرتب کیا۔ درایتِ حدیث نے صحیح و ضعیف روایات میں امتیاز، بظاہر متعارض احادیث میں تطبیق اور احادیث سے درست شرعی مفاہیم کے استنباط میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ لہٰذا اصولِ حدیث کے تناظر میں درایتِ حدیث کو سنتِ نبوی ﷺ کی تحقیق، تفہیم اور حفاظت کے لیے ایک بنیادی اور ناگزیر علمی شعبہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

نتائج تحقیق

1. تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ درایتِ حدیث لغوی اعتبار سے فہم، معرفت اور تدبر، جبکہ اصطلاحی اعتبار سے حدیث کی سند و متن اور راوی و مروی کے احوال کی تحقیق کا نام ہے۔
2. علمِ روایت اور علمِ درایت ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ باہم مربوط ہیں؛ روایت حدیث کے نقل و تحفظ کا ذریعہ ہے اور درایت اس کی صحت، قبولیت اور درست مفہوم کے تعین میں معاون ہے۔
3. درایتِ حدیث کا منہج عہدِ صحابہؓ سے عملی طور پر موجود تھا، جسے بعد کے محدثین نے جرح و تعدیل، نقدِ سند، نقدِ متن اور عللِ حدیث جیسے مستقل مباحث کے ذریعے باقاعدہ علمی فن کی صورت دی۔
4. درایتِ حدیث کا بنیادی مقصد صحیح و ضعیف اور مقبول و مردود روایات کے درمیان امتیاز قائم کرنا ہے، تاکہ سنتِ نبوی ﷺ تک مستند اور قابلِ اعتماد علمی رسائی ممکن ہو سکے۔
5. عصرِ حاضر میں غیر مستند روایات کی کثرت کے باعث درایتِ حدیث کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے، اس لیے حدیثی تحقیق میں سند کے ساتھ متن اور دیگر متعلقہ قرائن کا تحقیقی جائزہ بھی ضروری ہے۔

References

1 Ibn Manẓūr, Muḥammad ibn Mukarram ibn ʿAlī, *Lisān al-ʿArab*, māddah: "D-R-Y" (Beirut: Dār Ṣādir, 1414 AH), p. 13.

2 Balyāwī, ʿAbd al-Ḥafīẓ, *Miṣbāḥ al-Lughāt*, māddah: "D-R-Y" (Lahore: Maktabah Quddūsiyyah, n.d.), p. 2.

3 al-Ziriklī, Khayr al-Dīn Maḥmūd ibn Muḥammad ibn ʿAlī ibn Fāris, *al-Aʿlām* (Beirut: Dār al-ʿIlm li-l-Malāyīn, 2002), 2:255; al-Rāghib al-Iṣfahānī, Abū al-Qāsim al-Ḥusayn ibn Muḥammad ibn al-Mufaḍḍal, *al-Mufradāt fī Gharīb al-Qurʾān* (Damascus: Dār al-Qalam, 2009), p. 5.

4 al-Manāwī, Zayn al-Dīn Muḥammad ibn ʿAbd al-Raʾūf ibn Tāj al-ʿĀrifīn, *al-Tawqīf ʿalā Muhimmāt al-Taʿārīf* (Cairo: ʿĀlam al-Kutub, 1990), 1:335.

5 al-Zurqānī, Muḥammad ʿAbd al-ʿAẓīm, *Manāhil al-ʿIrfān fī ʿUlūm al-Qurʾān* (Beirut: Dār al-Fikr, 1996), 2:610.

6 Ṣiddīq Ḥasan Khān, Muḥammad ibn ʿAlī ibn Luṭf Allāh al-Ḥusaynī al-Qinnawjī, *Abjad al-ʿUlūm*, 2:285.
7 Ibid., 2:286.
8 *Qawāʿid al-Fiqh*, p. 290.
9 al-Zurqānī, *Manāhil al-ʿIrfān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, 2:610.
10 Ḥājjī Khalīfah, Muṣṭafā ibn ʿAbd Allāh Kātib Çelebi, *Kashf al-Ẓunūn ʿan Asāmī al-Kutub wa al-Funūn* (Istanbul: Maʿārif Matbaʿasi, 1941–1943), 1:635.
11 Ṭāshkubrīzādah, Aḥmad ibn Muṣṭafā ibn Khalīl, *Miftāḥ al-Saʿādah wa Miṣbāḥ al-Siyādah fī Mawḍūʿāt al-ʿUlūm* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1985), 2:113.
12 Ibid.
13 Ḥājjī Khalīfah, *Kashf al-Ẓunūn ʿan Asāmī al-Kutub wa al-Funūn*, 1:635.
14 ʿAbd al-Ḥayy al-Lakhnawī, Abū al-Ḥasan Muḥammad ʿAbd al-Ḥayy ibn Muḥammad ʿAbd al-Ḥalīm al-Anṣārī, *Nuzhat al-Khawāṭir wa Bahjat al-Masāmiʿ wa al-Nawāẓir* (Hyderabad: Maṭbaʿah Majlis Dāʾirat al-Maʿārif al-ʿUthmāniyyah, 1962), 8:202.
15 Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Muḥammad ibn Abī Bakr ibn Ayyūb, *Madārij al-Sālikīn bayna Manāzil Iyyāka Naʿbudu wa Iyyāka Nastaʿīn* (Beirut: Dār al-Kitāb al-ʿArabī, 2003), 2:601.
16 ʿAbd al-Ḥayy al-Lakhnawī, *Nuzhat al-Khawāṭir wa Bahjat al-Masāmiʿ wa al-Nawāẓir*, 8:202.
17 al-Suyūṭī, ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, *Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Nawāwī* (Riyadh: Dār Ṭaybah, 1994), 1:40.
18 al-Ziriklī, *al-Aʿlām*, p. 317.
19 al-Suyūṭī, *Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Nawāwī*, p. 40.
20 Ibid., p. 19.
21 Ibid., p. 41.
22 *Manhaj al-Naqd ʿind al-Muḥaddithīn*, p. 330.
23 *Uṣūl al-Ḥadīth wa Muṣṭalaḥuh*, p. 83.
24 Ibn al-Ṣalāḥ, ʿUthmān ibn ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿUthmān al-Shahrazūrī, *Maʿrifat Anwāʿ ʿUlūm al-Ḥadīth (Muqaddimat Ibn al-Ṣalāḥ)*, ed. Nūr al-Dīn ʿItr (Damascus: Dār al-Fikr, 1986), p. 133.
25 al-Suyūṭī, *Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Nawāwī*, p. 40.
26 Ṣiddīq Ḥasan Khān, *Abjad al-ʿUlūm*, 2:177.
27 *Manhaj al-Naqd ʿind al-Muḥaddithīn*, p. 78.
28 *Uṣūl al-Ḥadīth wa Muṣṭalaḥuh*, p. 83.
29 al-Rāmahurmuzī, al-Ḥasan ibn ʿAbd al-Raḥmān ibn Khallād, *al-Muḥaddith al-Fāṣil bayna al-Rāwī wa al-Wāʿī* (Beirut: Dār al-Fikr, 1971), p. 253.
30 Ṣiddīq Ḥasan Khān, *Abjad al-ʿUlūm*, 2:177.
31 al-Suyūṭī, *Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Nawāwī*, p. 96.
32 Ibid., p. 67.
33 Nūr al-Dīn ʿItr, *Khuṭbat al-Muḥaqqiq*, p. 133.
34 Ḥājjī Khalīfah, *Kashf al-Ẓunūn ʿan Asāmī al-Kutub wa al-Funūn*, p. 109.
35 al-Suyūṭī, *Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Nawāwī*, p. 41.
36 Ḥājjī Khalīfah, *Kashf al-Ẓunūn ʿan Asāmī al-Kutub wa al-Funūn*, p. 109.
37 *Uṣūl al-Ḥadīth wa Muṣṭalaḥuh*, p. 93.
38 *Manhaj al-Naqd fī ʿUlūm al-Ḥadīth*, p. 237.
39 *ʿUlūm al-Ḥadīth wa Muṣṭalaḥuh*, p. 10.
40 Ibn al-Ṣalāḥ, *Maʿrifat Anwāʿ ʿUlūm al-Ḥadīth*, p. 34.
41 Ibid., p. 9.
42 Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Muḥammad, *al-Nukat ʿalā Kitāb Ibn al-Ṣalāḥ* (Medina: ʿImādat al-Baḥth al-ʿIlmī bi-l-Jāmiʿah al-Islāmiyyah, 1984), 1:285.
43 Mubashshir Hassan, "Uṣūl-i Dirāyat-i Ḥadīth aur Imām Abū Yūsuf," *Fikr-o Naẓar*, vol. 49, no. 1 (July–September 2011), p. 16.